باب
3

انسانی بستیاں
(Human Settlements)

حاصلاتِ تعلّم
(Student's Learning Outcomes)

اس باب کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- ☆ انسانی بستیوں کی تعریف کر سکیں۔
- ☆ بستیوں کی اقسام کی شناخت کر سکیں۔
- ☆ تہذیبوں کی شناخت کر سکیں۔
- ☆ دیہی بستیوں اور اُن کی اقسام کی وضاحت کر سکیں۔
- ☆ شہری بستیوں کے فنکشنز یا کام کو بیان کر سکیں۔
- ☆ شہری درجہ بندی کی وضاحت کر سکیں (ہیملٹ سے میگا سٹی)۔
- ☆ بڑے شہروں کی خصوصیات اور مسائل کی وضاحت کر سکیں۔
- ☆ اہم شہروں کو نقشے پر شناخت کر سکیں۔

تعارف (Introduction)

انسانی بستیوں کا ایک منظر

انسانی بستیوں (Settlements) کا مطالعہ انسانی جغرافیہ میں مرکزی حیثیت کا حامل ہے کیونکہ ان سے یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ کس طرح انسان ماحول کو اپنی ضرورت کے مطابق تشکیل دینے میں کامیاب ہوا۔ مزید یہ کہ انسان ان بستیوں کے ذریعے اپنی ثقافت کے مختلف پہلوؤں کو زمین پر ثبت کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

زمین پر موجود تمام جانور ، پرندے اور کیڑے مکوڑے اپنی زندگی کی حفاظت اور نسل کی بقا کی خاطر اپنے گھر (گھونسلا اور پناہ گاہ) بناتے ہیں۔ یہ بات اللہ تعالیٰ نے اُن کی فطرت میں رکھ دی ہے۔ اسی طرح انسان کو خوراک اور لباس کی طرح سردی گرمی، بارش، جنگلی جانوروں اور کئی خطرات سے بچاؤ کی خاطر ایک پناہ گاہ (shelter) کی ضرورت ہے جس کو گھر کہا جاتا ہے۔

انسانی تہذیب کے تاریخی پہلوؤں سے اندازہ ہوتا ہے کہ انسان ابتدا میں خانہ بدوشی (Nomadic life) کی زندگی بسر کرتا تھا

اور گروہوں کی شکل میں پانی اور خوراک کی تلاش میں سرگرداں رہتا تھا۔ اس ابتدائی دور میں وہ خوراک ،پھل وغیرہ اکٹھی کرتا(Gathering)اور جانوروں کا شکار کرکے(Hunting)اپنی بھوک مٹاتا تھا۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بستیوں کا آغاز دُنیا کے کس علاقے سے اور کب ہو؟ابتدائی دور میں انسان غاروں میں پناہ لیتا تھا اور پتھروں کے اوزاروں سے جانوروں کا شکار کرتا تھا لہٰذا اس دور کو ''پتھر کا دور'' (Stone Age) کہا جاتا ہے۔اس سے دوسرے دور میں انسان نے جانوروں کو سدھایا اور اس طرح گلہّ بانی(Herding) کا آغاز کیا اور اپنے ابتدائی مسکن غار سے گھاس اور پانی کی تلاش میں گھومنے لگا اور زندگی کا دائرہ کار وسیع ہوا جس کے ساتھ ساتھ زراعت یعنی کاشت کاری کا آغاز بھی ہوا جس سے اِنسان کو مستقل رہائش اختیار کرنا پڑی اس طرح جھونپڑی (Hut) کا آغاز ہوا۔

جدید تحقیق کے مطابق انسانی بستیوں (Human Settlments) کا آغاز دُنیا کی دریائی وادیوں سے ہوا کیونکہ دُنیا کی تمام قدیم تہذیبوں کے آثار دریائی وادیوں سے ہی ملے ہیں جیسے دریائے سندھ (بھارت و پاکستان) دریائے ہوانگ ہو(چین) دریائے نیل(مصر)اور دریائے دجلہ وفرات (عراق)وغیرہ کی تہذیبیں اس کا ثبوت ہیں۔ہم کہ سکتے ہیں کہ انسان کی ابتدائی رہائش گاہ(Shelter) گھر نے بہت سی اِرتقائی منازل طے کی ہیں،جو بستیوں،گاؤں،شہروں سے ہوتی ہوئی موجودہ جدید عمارتوں (جدید شہر) کی شکل اختیار کر چکا ہے۔

اِنسانی بستی کی تعریف: (Definition of Human Settlement)

جھونپڑی

انسانی بستی کی بنیادی اکائی ایک گھر یا جھونپڑی(Hut) ہے،لہٰذا گھروں کے مجموعے کو بستی کہا جاتا ہے،جس کی ابتدا چند گھروں (5سے 10 گھروں) سے ہوئی۔بستی میں چند گھروں سے لے کر سیکڑوں گھر ہو سکتے ہیں۔جہاں لوگ رہائش اختیار کرتے ہیں مل جل کر زندگی گزارتے ہیں اور اپنی معاشی و معاشرتی زندگی منظم طریقے سے بسر کرتے ہیں۔

انسانی بستیاں عارضی/مستقل دونوں شکل میں ہوسکتی ہیں کیونکہ ابتدا میں انسانی رہائش گاہ کا آغاز عارضی پناہ گاہ سے ہوا۔انسان کی ابتدائی پناہ گاہ ''مشترکہ گھر'' یا چھوٹی چھوٹی اکٹھی پناہ گاہوں کی شکل میں تھی۔

اگر چہ ابتدائی دور میں بستیاں چند گھروں تک محدود تھیں لیکن اِنسانی ترقی اور آبادی بڑھنے کے ساتھ یہ بستیاں حجم میں بڑھنے لگیں اور رفتہ رفتہ گاؤں اور شہروں کی شکل اختیار کرتی گئیں۔موجودہ ترقی یافتہ دور میں بھی خانہ بدوش(Nomads)ان عارضی بستیوں میں نظر آتے ہیں جب کہ انسانی آبادی کا بڑا تناسب(56 فی صد اعداد وشمار جون 2021ء)بلند و بالا عمارتوں اور بڑے شہروں میں رہائش اختیار کر چکا ہے۔ براعظم جنوبی امریکا میں 84 فی صد آبادی شہروں میں رہائش پذیر ہے۔

لیکن ہماری بحث ان بستیوں کے متعلق ہے جو کہ مستقل طور پر رہائش کی غرض سے تعمیر کی جاتی ہیں اور جن کے مکین ان میں مستقل

طور پر سکونت پذیر ہوتے ہیں۔ان بستیوں کو ہم دو بڑے گروپوں میں تقسیم کرتے ہیں، دیہی بستیاں اور شہری بستیاں۔

دیہات شہروں کی نسبت بہت چھوٹے ہوتے ہیں۔ان کی آبادی مختلف حالات میں مختلف ہوتی ہے۔ایسے گاؤں بھی ہوتے ہیں جن میں 10 سے کم لوگ رہتے ہوں اور بعض بڑے گاؤں (خاص طور پر برصغیر پاک وہند میں) بھی ہوتے ہیں کہ ان کی آبادی ہزاروں میں ہوتی ہے۔اس طرح شہر بھی ایک ہزار آبادی سے لے کر ایک کروڑ سے زیادہ آبادی والے ہو سکتے ہیں۔

شہری بستیوں کے تعین کے لیے مختلف ممالک میں اصول وضع کیے گئے ہیں مثال کے طور پر اٹلی میں ایک شہری بستی کے لیے ضروری ہے کہ اس کے کمانے والوں کی کل تعداد کا 50 فیصد سے زیادہ حصہ غیر زرعی پیشوں سے منسلک ہو۔ پاکستان کے مردم شماری کے ادارے کے مطابق ہر وہ بستی جس کی آبادی 5 ہزار یا اس سے زیادہ ہو اور وہاں ٹاؤن کمیٹی ہو، شہری بستی کہلاتی ہے۔

انسانی مسکن کی حیثیت سے دیہات اور شہر دونوں کو اہم مقام حاصل ہے۔دنیا کی قریباً آدھی آبادی دیہات میں رہتی ہے۔ترقی پذیر ممالک میں خاص طور پر دیہی آبادی بہت زیادہ ہے مثلاً پاکستان میں 2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی قریباً 63 فی صد آبادی دیہاتوں میں رہتی ہے۔

انسانی تاریخ کے ماہرین کے چند نمایاں افراد کے نزدیک گلہ بانی کے بعد زراعت کے آغاز نے مستقل بستیوں کے قیام میں نمایاں کردار ادا کیا۔زرعی سرگرمی کے باعث وافر خوراک کی دستیابی سے آبادی میں ایک طرف تیزی سے اضافہ ہوا تو دوسری طرف فصل کاشت کرنے کے بعد اُس کی دیکھ بھال کے لیے انسان کو مستقل وہاں ٹھہرنا پڑا اور اِنسان خانہ بدوشی کی زندگی کو چھوڑ کر مستقل رہائش اختیار کی، جس سے بستی میں گھروں کی تعداد اور آبادی میں تیزی سے اضافہ ہوا اور مستقل رہائش کے باعث صنعت وحرفت کا آغاز ہوا۔

زراعت اور صنعت وحرفت کی ترقی کے باعث ذرائع آمدورفت اور تجارت کو فروغ حاصل ہوا۔موجودہ دور میں منڈیوں کا قیام شہروں میں تجارتی ومعاشی سرگرمیوں کے آغاز کا باعث بنا۔یہاں زراعت اور صنعتوں کا وافر مال تجارت کے مقصد کے لیے آنا شروع ہوا۔ موجودہ دور میں بڑے شہروں میں صنعت وحرفت، ملازمت (Services)، تعلیم، نقل وحمل، تجارت اور سیاسی سرگرمیاں عروج پر نظر آتی ہیں۔

ابتدا میں مستقل بستیاں دُنیا کے مشہور دریاؤں کے کناروں پر آباد ہوئیں جیسا کہ وادی نیل کی تہذیب (مصر کی تہذیب)، میسوپوٹیمیا کی تہذیب (عراق میں دجلہ وفُرات، بابل ونینوا کی تہذیب) وادی سندھ کی تہذیب (مہر گڑھ، ہڑپہ اور موہنجودڑو) اور ہوانگ ہو (چین کی تہذیب) دریاؤں کی زرخیز وادیوں میں ارتقا پذید ہوئیں۔اس طرح براعظم شمالی وجنوبی امریکا میں ''اِنکا (Inca)'' اور ''مایا'' کی تہذیبوں نے بھی دریائی وادیوں میں جنم لیا، یہاں پانی، زرخیز مٹی، نباتات کی فراوانی اور خوراک کی دستیابی آسان تھی۔

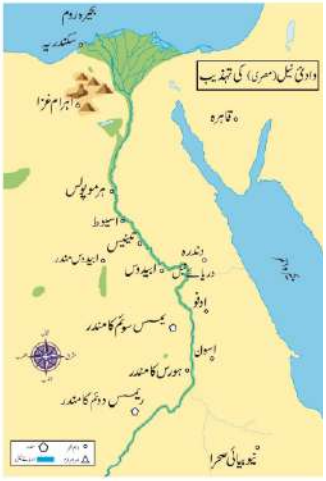

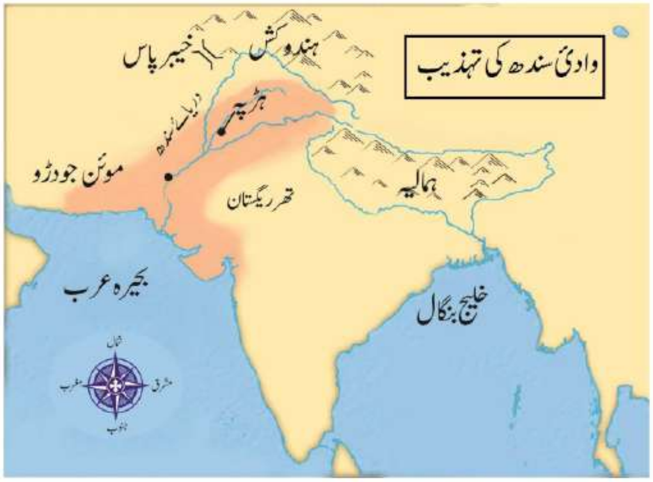

علاقہ/ ملک	سال/ دور قبل مسیح	شہری بستیوں کے نام
(i) ہڑپہ/موہنجودڑو	2,500-1,500 قبل مسیح	وادی سندھ (ہڑپہ، موہنجودڑو)
(ii) چین	2000 قبل مسیح	چنگ چان، این ینگ (دریائے ہوانگ ہو)
(iii) مصر	3100-1070 قبل مسیح	ممفس، تھیبس (وادی دریائے نیل)
(iv) عراق	3500-334 قبل مسیح	میسوپوٹیمیا (بابل، آشور، نینوا دریائے دجلہ اور فرات)

بستیوں کی اقسام (Types of Settlements)

اپنے ظاہری طرز کے اعتبار سے بستیوں کی دو اقسام ہیں۔

1۔ پھیلی ہوئی بستیاں (Dispersed settlements) 2۔ مجتمع بستیاں یا مشترک (Nucleated settlements)

1۔ پھیلی ہوئی بستیاں (Dispersed Settlements)

پھیلی ہوئی بستیاں

یہ دیہی بستیوں کی ایک قسم ہے جو ایک مکان پر مشتمل ہوتی ہے مثلاً امریکہ کے کسانوں کی بستیاں جنھیں فارم سٹیڈ (Farmstead) کہا جاتا ہے۔ اس قسم کی بستیاں مخصوص حالات میں وجود میں آتی ہیں مثلاً مندرجہ ذیل حالات میں ایسی بستیاں وجود میں آتی ہیں۔

(i) پہاڑی علاقوں میں جہاں ڈھلان کے ساتھ مکانات بنائے جاتے ہیں عموماً ''ہموار جگہوں کی کمی ہوتی ہے اس لیے مجبوراً'' کاشت کار اپنی زمینوں پر علیحدہ گھر بناتے ہیں۔

(ii) ایسے ممالک جو گزشتہ چار پانچ سو سالوں کے دوران دریافت ہوئے ہیں مثلاً امریکا اور آسٹریلیا وہاں آبادی زیادہ گنجان نہیں ہے، ان ممالک میں کاشت کاروں کے پاس وسیع علاقے ہوتے ہیں جن پر وہ اپنے لیے علیحدہ علیحدہ گھر بناتے ہیں۔

(iii) بعض میدانی علاقوں میں جہاں پر امن ماحول رہا ہو اور باہر سے دشمنوں کے حملوں کا خوف نہ ہو نیز پانی اور دوسری ضروریاتِ زندگی وافر مقدار میں موجود ہوں کبھی کبھی وہاں بھی پھیلی ہوئی بستیاں وجود میں آتی ہیں۔

یہ بستیاں علیحدہ علیحدہ گھروں پر مشتمل ہوتی ہیں جن میں علیحدہ علیحدہ خاندان آباد ہوتے ہیں۔ ان میں سکول، شفاخانہ اور دوکانیں ہوتیں ہیں۔ اس لیے اس طرح پھیلی ہوئی بستیوں کے لیے یہ اہم مسئلہ ہوتا ہے کہ ان کے مکینوں کے لیے مشترک سکول، مسجد، شفاخانہ، دکان وغیرہ جیسے لوازمات تک پہنچنے کے لیے بڑے فاصلے طے کرنے پڑتے ہیں۔ خاص طور پر پہاڑی علاقوں میں جہاں اس قسم کی بستیاں زیادہ پائی جاتی ہیں اور سردیوں میں بہت برف پڑتی ہے۔ ایک مقام سے دوسرے مقام تک جانا بے حد مشکل ہو جاتا ہے۔

2۔ مجتمع یا مشترک مرکز والی بستیاں (Nucleated Settlements)

مجتمع یا مشترک مرکز والی بستیاں

ان میں مکانات ایک دوسرے سے اس قدر قریب پائے جاتے ہیں کہ یہ ایک دوسرے سے جڑے ہوئے لگتے ہیں۔ عام طور پر اس قسم کی بستیوں میں مکانات کسی خاص مرکزی نشان (Feature) مثلاً مسجد، گرجا گھر، بازار، جھیل یا صحن کے گرد بنے ہوتے ہیں۔ اس طرح یہ نشان ان بستیوں میں مرکزے (Nucleus) کا کام انجام دیتے ہیں۔ اس لیے ان کو مشترک مرکز والی جڑی بستیاں بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہ بستیاں دیہی بھی ہوتی ہیں اور شہری بھی۔

(i) دیہی بستیاں (Rural Settlements)

دیہی مجتمع یا مشترک مرکز والی بستیوں کو عرف عام میں گاؤں (village) کہتے ہیں۔ ان میں بہت چھوٹی بستیاں، جن میں چند گھر

دیہی بستیاں

اور دو تین دکانیں ہوں چھوٹا گاؤں (Hamlet) کہلاتا ہے۔ جب کہ بڑی بستی میں بہت سے کچے پکے مکان بنے ہوتے ہیں۔ یہ مکانات بالعموم ایک منزلہ ہوتے ہیں گو کہ بعض مخصوص حالات میں کچھ دو منزلہ یا تین منزلہ مکان بھی ہو سکتے ہیں۔

دیہی بستیاں یا گاؤں اِس آبادی کو کہتے ہیں جہاں چند درجن گھر یا مکانات ایک ساتھ موجود ہوں۔ جس میں سکول، مسجد چند دکانیں یا دیگر سہولیات دستیاب ہوں اور لوگوں کی معاشی سرگرمی ابتدائی نوعیت مثلاً زراعت، گلہ بانی، کان کنی اور معمولی صنعت وحرفت وغیرہ سے وابستہ ہو اور آبادی چند سو سے چند ہزار تک ہو۔ ہیملٹ اور گاؤں کا شمار دیہاتی آبادیوں (Rural Settlements) میں ہوتا ہے۔

ہیملٹ (Hamlet) چند گھروں پر مشتمل ہوتا ہے اور گاؤں سے چھوٹا ہوتا ہے۔

"The Smallest Cluster of houses, not more than a dozen, is called a hamlet."

دیہی بستیوں کی آبادی شہروں کی نسبت کم ہوتی ہے، لیکن اس کے لیے کوئی خاص حد مقرر نہیں ہے۔ دُنیا کے مختلف ممالک میں دیہی بستیوں کی آبادی کا معیار مختلف ہے۔ بعض ممالک میں ایسی بستیاں جن کی آبادی 10 ہزار افراد سے تجاوز کر جاتی ہے دیہی بستیاں کہلاتی ہیں جب کہ اِس کے برعکس کئی ممالک میں یہ معیار 2,500 افراد سے 5000 افراد تک ہے۔

دراصل دیہی بستیوں کی پہچان لوگوں کی معاشی سرگرمی سے ہوتی ہے، کیوں کہ گاؤں میں کھیتی باڑی، گلّہ بانی، ماہی گیری، پولٹری فارمنگ اور کان کنی وغیرہ سے وابستہ ہونا لازمی ہے۔ اس قسم کی بستیوں کے وجود میں آنے کے کئی اسباب ہوتے ہیں مثال کے طور پر پانی کی دستیابی یا نایابی کے بستیوں پر اہم اثرات مرتب ہوتے ہیں یعنی جہاں پانی کی دستیابی کسی خاص مقام کے ساتھ مخصوص ہو وہاں بستیوں کے مجتمع ہونے کا سبب بنتا ہے ورنہ مکانات پھیلے ہوئے طرز پر بھی بنائے جاسکتے ہیں۔ بعض حالات میں ضرورتِ تحفظ کی بنا پر بھی لوگ ایک جگہ مکانات بنانے کو ترجیح دیتے ہیں یا روزگار کے وسائل مثلاً معدنیات کی کانیں یا زرخیز زمین ایک خاص جگہ مرکوز ہوں تو لوگ بھی ایسی جگہوں پر اکٹھا ہو کر مکانات تعمیر کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس طرح ایک قبیلے سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی عموماً ایک ہی مقام پر مجتمع ہو کر بستی بنانے کو ترجیح دیتے ہیں۔

مجتمع بستیاں طبعی حالات کے علاوہ معاشی اسباب کا بھی مرہونِ منت ہوتی ہیں۔ فاصلہ، وقت اور خرچ کے معاشی اصول مجتمع بستیوں پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس اصول کی بنا پر ایسے دیہات جہاں لوگوں کی زمینیں گردا گرد تمام اطراف میں پھیلی ہوئی ہوں، کاشت کار اس بات کو ترجیح دیتے ہیں کہ سب مل کر کسی درمیانی جگہ پر اپنے مکانات تعمیر کریں تا کہ ان کو اپنے کھیتوں تک آنے جانے کا مساوی فاصلہ طے کرنا پڑے جس سے وقت اور پیسے کا ضیاع نہ ہو۔

بستیوں کے ظاہری طرز کے سلسلے میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ کوئی بھی دو بستیوں کی بناوٹ ایک ہی جیسی تو ہوسکتی ہے لیکن ضروری نہیں کہ ان کے اسباب بھی ایک جیسے ہوں۔ اس طرح جو دو بستیاں ایک ہی طرح کے قدرتی حالات کے تحت نشوونما پا کے وجود میں آ گئی ہوں اپنے طرزِ بناوٹ کے لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوسکتی ہیں۔ اس لیے مختلف حالات میں مختلف شکلیں بنتی ہیں چند ایک مثالیں درج ذیل ہیں۔

دیہی بستیوں کی اقسام (Types of Rural Settlements)

1۔ کھلی کندیوں میں بٹی ہوئی بستیاں (Loose Knit Fragmented Settlements)

اس میں ایک بستی مختلف کندیوں (ٹکڑیوں) میں بٹی ہوئی ہوتی ہے جو بے ترتیبی سے وسیع علاقے میں پھیلی ہوتی ہیں۔ یہ کندیاں نہ اتنی دور ہوتی ہیں کہ ان کو علیٰحدہ علیٰحدہ بستیاں قرار دی جاسکیں اور نہ اس قدر جڑی ہوئی کہ ایک مجتمع بستی نظر آئیں۔ ان کے اس طرح بننے کی کئی وجوہات ہوسکتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہر کندی کا الگ الگ قبیلے سے تعلق ہو جنھوں نے اپنی پسند کے مطابق علیٰحدہ علیٰحدہ جگہ اپنے لیے منتخب کی ہو۔ ایسی کھلی کندی والی بستی کا کوئی مشترک سردار نہیں ہوتا اور نہ ہی ان میں کسی قسم کی یگانگت یا یکجہتی ہوتی ہے۔ ایک بستی کی حدود کے اندر ان کندیوں میں رہنے کی وجہ شاید یہ بھی ہو کہ وہ اس علاقے کے بعض مشترک مثلاً سکول، چراگاہ، جنگل، چشمہ، نہر، سڑک وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں۔ پاکستان کے شمالی علاقوں میں خاص طور پر اس قسم کی بستیاں عام ملتی ہے۔

2۔ مشترک مرکز والی جڑی بستیاں (Nucleated Settlements)

اس قسم کی بستیوں میں مکانات ایک دوسرے سے ملے ہوئے یا بہت نزدیک ہوتے ہیں اور ان میں جائے رہائش اور کھیتوں میں

حد بندی واضح ہوتی ہے۔ عام طور پر اس قسم کی بستیوں کا مرکزی نقطہ وہ سڑکیں ہوتی ہیں جہاں سے یہ شروع ہوتی ہیں، چنانچہ ان کی شکل اس طرح بنتی ہے جس طرح وہ سڑک ہو مثلاً چوراستہ ہو تو قینچی کی شکل کا، سہ راہ ہو تو T یا Y شکل کا، اگر زیادہ جنکشن ہو تو ستارے کی شکل وغیرہ، یعنی بعض جگہوں میں بے ترتیب انداز میں بننے کی وجہ سے بے ڈھنگی شکل بھی بن جاتی ہیں۔

اس قسم کی بستیاں تجارتی ضروریات یا تحفظ کی وجہ سے زیادہ وجود میں آتی ہیں۔ یورپ میں اس قسم کی بستیاں عام طور پر ایسے زرعی نظام میں موجود ہیں جن میں مخصوص قبائلی گروہ کو مل کر بہت زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے۔ برطانیہ، جرمنی، پولینڈ اور ہنگری میں اس قسم کی بستیاں بہت ملتی ہیں۔ پاکستان کے میدانی علاقوں میں بھی اس کی مثالیں مل سکتی ہیں جس کی وجہ ضرورت، تحفظ، زرعی، معیشت، مشترک قبائلی گروہ کی آبادی وغیرہ کے عوامل شامل ہیں۔

3۔ لمبوتری بستیاں (Linear Settlements)

یہ لمبوتری شکل کی ہوتی ہیں جو کسی سڑک کے ساتھ یا کسی دریا یا نہر کے کنارے یا کسی پہاڑ کے دامن کے ساتھ لمبوتری شکل میں بنی ہوں۔ ان کی لمبائی کئی کلومیٹر تک ہو سکتی ہے لیکن چوڑائی مختصر۔ وسطی یورپ اور کینیڈا میں ایسی مثالیں بہت ملتی ہیں۔ پاکستان میں بھی بعض جگہوں میں سڑکوں کے ساتھ اور پہاڑی علاقوں میں دامن کوہ کے ساتھ ایسی مثالیں ملتی ہیں۔

لمبوتری بستیاں

4۔ کھلے میدان والی بستیاں (Open Space Settlements)

یہ مجتمع بستیوں کی ایک اور شکل ہے ان میں بستی کے درمیان کھلی جگہ ہوتی ہے۔ جس کے گرداگرد بستی کے مکان ایک دوسرے سے جڑے ہوئے بنائے جاتے ہیں۔ یہ کھلی جگہ یا تو میدان ہو سکتا ہے یا تالاب یا کوئی عبادت گاہ۔ برطانیہ میں اس قسم کی بستیاں عام طور پر کسی سبزہ زار کے گرد بنی ہوتی ہیں جنھیں سبزہ زار والے دیہات (Green villages) کا نام دیتے ہیں۔

5۔ دہری بستیاں (Double Settlements)

مجتمع بستیوں کی ایک صورت دوہری بستیاں ہیں۔ جو عموماً دو متوازی بستیوں کی شکل میں وجود میں آتی ہیں۔ عموماً اس قسم کی بستیاں کسی پل کے دونوں طرف بنتی ہیں۔ کبھی کسی پہاڑی کی ڈھلان کے ساتھ اوپر اور نیچے دو قطاروں میں وجود میں آتی ہیں۔ اس دہری بستیوں کا نام عموماً مشترک ہوتا ہے البتہ فرق کرنے کے لیے ان کے نام کے ساتھ ''بالا'' (Upper) ''زیریں'' (Lower) ''مشرقی'' (Eastern) یا ''غربی'' (Western) وغیرہ کے الفاظ لگائے جاتے ہیں۔

(ii) شہری بستیاں (Urban Settlements)

شہری بستیاں مجتمع بستیوں کا بہترین نمونہ پیش کرتی ہیں کیونکہ یہاں ایک بہت بڑے رقبے میں مکانات ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تعمیر کیے جاتے ہیں جیسے پہلے ذکر کیا گیا ہے کہ شہری بستیاں بھی دیہی بستیوں کی مانند مختلف انداز میں وجود میں آتی ہیں۔

شہری بستیاں

بعض شہر مکمل منصوبہ بندی کے تحت بنے ہیں۔ بعض دیہی بستیوں کے پھیلنے اور بڑھنے کی وجہ سے وجود میں آئے ہیں۔ کئی شہر بہت سے شہروں کے پھیلنے سے اور ایک دوسرے سے ملنے کے باعث وجود میں آئے۔ اس طرح مختصر طور پر شہری بستیوں کو درج ذیل اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں!

شینٹی قصبات (Shanty Towns)

شہروں کے گرد لوگوں نے بغیر منصوبہ بندی اور اجازت کے بنائے گئے مٹی یا لکڑی کے گھر جن میں نکاسی آب، سڑکیں، بجلی اور صاف پانی جیسی سہولیات میسر نہیں ہوتی شینٹی قصبات کہلاتے ہیں مثلاً اورنگی ٹاؤن (کراچی)، کیبیر ہ (کینیا) وغیرہ۔

1- ٹاؤن اور شہر (Town & City)

شہروں کی عمومی تقسیم میں ٹاؤن کو ابتدائی درجہ حاصل ہے۔ اس کی آبادی عموماً 5 ہزار افراد سے زیادہ اور انتظامی امور سرانجام دینے کے لیے ٹاؤن کمیٹی ہوتی ہے۔ معاشی سرگرمی محدود لیکن ثانوی اور ثلاثی نوعیت کی ہوتی ہے مثلاً صنعت اور تجارت وغیرہ۔ ٹاؤن سے بڑی آبادی والی بستی کو سٹی (شہر) کا درجہ دیا جاتا ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں عام طور پر ایک لاکھ سے زائد (10 لاکھ تک) افراد والی آبادی کو شہر (City) کا درجہ دیا جاتا ہے جس کے انتظامی امور میونسپل کمیٹی سرانجام دیتی ہے۔ کالج، یونیورسٹیاں، ہسپتال، بڑے بڑے تجارتی مراکز، دفاتر، سرکاری ادارے اور تفریح گاہیں اس کی امتیازی خصوصیات ہوتے ہیں۔

2- میٹروپولیٹن شہر (Metropolis/Metropoliton City)

میٹرو پولیٹن شہر ایسے شہر کو کہتے ہیں جو انتظامی اُمور یا تجارت میں خصوصی اہمیت کا حامل ہو۔ ریاست ہائے متحدہ امریکا (USA) میں 50 ہزار افراد والا شہر جب کہ بھارت میں 10 لاکھ افراد والے شہر کو میٹرو پولیٹن شہر کہا جاتا ہے لیکن پاکستان میں ایسی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ میٹرو پولیٹن شہر کی دوسری اہم خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ اس شہر اور متصل بستیوں کی 75 فی صد آبادی غیر زرعی سرگرمیوں

(ثانوی + ثلاثی) سے منسلک ہوں مثلاً پاکستان میں کراچی اور لاہور وغیرہ۔ میٹروپولیٹن شہر کی ایک خصوصیت یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ شہر دارالحکومت یا تجارت کے حوالے سے اہم ہوتے ہیں۔ اعلیٰ تعلیمی ادارے کی موجودگی ان کی نمایاں خصوصیت ہوتی ہے۔

3- شہر اعلیٰ (Primate City)

شہر اعلیٰ ملک کا سب سے بڑا شہر ہوتا ہے اور دوسرے شہر اس سے آبادی کے لحاظ سے کئی گنا چھوٹے ہوتے ہیں۔ پاکستان میں کراچی اور لاہور کو شہر اعلیٰ کا درجہ حاصل ہے۔ جب کہ تھائی لینڈ میں بنکاک اور سری لنکا میں کولمبو کو، بھارت میں ممبئی، انگلینڈ میں لندن وغیرہ شہر اعلیٰ کا مقام حاصل ہے۔

4- کبیر البلاد/ میگالوپولس (Megalopolis)

میگالاپُولس شہروں کے ایسے سلسلے کو کہتے ہیں جہاں ایک بڑا شہر ختم ہو تو دوسرا شہر شروع ہو جائے اور درمیان صرف محدود مضافاتی آبادیاں، پولٹری فارمز، سبزی فارم، چھوٹے کارخانے اور ڈیری فارم وغیرہ ہوں۔ امریکا میں بُوسٹن سے واشنگٹن تک ایک ہزار کلومیٹر تک کا علاقہ میگالوپولس کی اعلیٰ مثال ہے۔ دُنیا میں میگاپولس کا تصوّر 1957 میں پیش کیا گیا۔

5- عروس البلاد (Conurbation)

بعض اوقات ایک شہر پھیل کر کئی دوسرے شہروں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔ ایسے توسیع شدہ شہر کو (Conurbation) کا نام دیا جاتا ہے۔ اس قسم کے شہروں میں عظیم لندن (Greater London) برطانیہ میں، شکاگو امریکا میں اور رور (Ruhr) جرمنی میں قابل ذکر ہیں۔

6۔ مخصوص اہمیت والے شہر (Specialized Function Cities)

دُنیا کے بعض شہر اپنی مخصوص خصوصیت کے باعث اہمیت (شہرت) اختیار کر لیتے ہیں مثلاً فیصل آباد سوتی کپڑے کی وجہ سے، اسلام آباد دارالحکومت کی وجہ سے، لاہور تعلیمی اداروں اور تاریخی مقامات کی وجہ سے شہرت کے حامل شہر ہیں جب کہ بعض شہر مذہبی اہمیت کے باعث دُنیا میں اعلیٰ مقام رکھتے ہیں جیسے مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، یروشلم اور ویٹی کن سٹی وغیرہ۔

دیہی اور شہری بستیوں کی ساخت

(Structure of Rural and Urban Settlements)

دیہی بستیوں کی ساخت (Structure of Rural Settlements)

ساخت (Form) سے مراد کسی بستی کا اندرونی ڈھانچہ ہے۔ اس میں اس بات کی نشان دہی کی جاتی ہے کہ بستی میں مختلف نوعیت کے علاقے مثلاً رہائشی علاقے، تجارتی علاقے، دفاتر، صنعتی علاقے اور نواحی علاقے کہاں کہاں اور کس ترتیب سے واقع ہیں۔

ترقی پذیر ممالک میں دیہی بستیوں کی اندرونی ساخت انتہائی سادہ ہے۔ ایک اندرونی سڑک پر چند دکانیں اور ان کے دونوں اطراف کچے پکے مکانات ہوتے ہیں۔ یہ مکانات بالعموم یک منزلہ ہوتے ہیں۔ مکانوں کی قطاروں کے درمیان تنگ گلیاں ہوتی ہیں جن کی گزرگاہ

بھی کچے راستوں کی صورت میں ہوتی ہے۔اندرونی سڑک سے کچھ ہی فاصلہ پر ہر جانب مکانوں کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے اور کھیتوں کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے۔

ان بستیوں میں مکان بنانے کے لیے عام طور پر مٹی اور مقامی طور پر دستیاب لکڑی، پتھر، اینٹیں اور لوہا وغیرہ کا استعمال ہوتا ہے۔ پہاڑی علاقوں میں جہاں پتھر آسانی سے دستیاب ہوتا ہے وہاں مٹی کی جگہ پتھروں کا استعمال زیادہ ہوتا ہے۔آج کل کہیں کہیں دیہی بستیوں میں بھی پکے مکانات اور لوہے کی چادر کی چھت والے گھر نظر آتے ہیں۔دومنزلہ مکانات دیہات میں شاذونادر ہی نظر آتے ہیں۔ترقی یافتہ علاقوں کی دیہی بستیاں اپنی ساخت میں چھوٹے شہروں سے ملتی جلتی ہیں۔ پکے مکان، پکی اور صاف گلیاں اور ہر قسم کی سہولیات ان کو میسر ہوتی ہیں۔اس لیے ان علاقوں میں کچھ لوگ شہری زندگی کو خیرباد کہہ کر گاؤں میں آباد ہونے لگتے ہیں۔

شہری بستیوں کی ساخت (Structure of Urban Settlements)

شہروں کی اندرونی ساخت کہیں زیادہ پیچیدہ ہوتی ہے۔اس میں رہائشی علاقوں کے علاوہ تجارتی علاقے اور کہیں کہیں صنعتی علاقے بھی نمایاں ہوتے ہیں۔شہروں کے اندرونی حصہ میں تجارتی علاقہ سینٹرل بزنس ڈسٹرکٹ (CBD) ہوتا ہے اس میں بڑے بڑے کاروباری ادارے دفاتر اور کئی منزلہ اونچی عمارتیں ہوتی ہیں۔ترقی پذیر ممالک کے شہروں میں اندرونی حصہ بہت گنجان آباد ہوتا ہے۔اندرونی تجارتی علاقہ کے چاروں اطراف رہائشی علاقہ ہوتا ہے۔رہائشی علاقہ ختم ہونے پر شہر کا نواحی علاقہ (Suburb) شروع ہوجاتا ہے۔نواحی علاقہ میں شہر کی نواحی بستیاں ہوتی ہیں۔ان میں وسیع وعریض یک منزلہ مکانوں پر مشتمل رہائشی علاقے ہوتے ہیں۔بعض شہروں کے نواحی علاقوں میں کارخانے لگائے جاتے ہیں۔

تجارتی علاقہ

بعض شہروں کی ساخت سے وہاں کی تاریخ اور روایات کی عکاسی ہوتی ہے مثال کے طور پر شمالی افریقہ میں شہر کا پرانا حصہ ایک دیوار کے اندر محصور ہوتا ہے۔مسجدیں ،بازار ،رہائشی علاقے اس کی اہم خصوصیات ہیں۔شہر کی گلیاں تنگ اور آگے جا کر بند ہوجاتی ہیں۔یہ شہر دسویں صدی سے پہلے عرب مسلمانوں نے تعمیر کیے تھے۔شہر کا جدید حصہ یورپین تعمیر کی نمائندگی کرتا ہے۔

پاکستان میں بھی انگریز دور میں تعمیر ہونے والے علاقے شہر کے پرانے علاقوں سے مختلف نظر آتے ہیں۔پرانے علاقے نسبتاً گنجان آباد ہیں۔ان میں گلیاں تنگ اور سڑکیں ٹیڑھی ہیں جب کہ انگریزوں کی تعمیر کردہ فوجی چھاؤنیاں، ریلوے کالونیاں اور سول لائنز میں کشادہ سڑکیں بڑے بڑے بنگلہ نما مکانات اور کم آبادی ہوتی ہے۔

بستیوں کا کام (Function of Settlements)

معاشی سرگرمیاں انسانی زندگی کے اہم جزو ہیں۔ اس لیے جن بستیوں میں وہ سکونت پذیر ہوتا ہے ان کے کئی معاشی پہلو ہوتے ہیں جو انسان کے روزمرّہ کی معاشی زندگی میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ دیہی بستیوں میں چونکہ زندگی سادہ ہے معیشت سے متعلق سرگرمیاں بھی محدود ہوتی ہیں۔ اس لیے ان بستیوں کے کام اس قدر پیچیدہ اور گوناگوں نہیں ہو سکتے جتنے شہری بستیوں کے ہو سکتے ہیں۔ ذیل میں دیہی اور شہری بستیوں کے فنکشن یا کام کے بارے میں مندرجہ ذیل باتیں نمایاں ہیں۔

دیہی بستیوں کا فنکشن یا کام (Function of Rural Settlements)

دیہی بستیوں میں رہنے والوں کا تعلق ایسے پیشوں سے ہوتا ہے جو ابتدائی سرگرمیوں میں شمار ہوتے ہیں مثلاً کاشتکاری، کان کنی، جنگلات، مویشی پالنا وغیرہ۔ دنیا میں زیادہ تر دیہات کا دارو مدار زراعت پر ہے۔ ایسے دیہات میں چونکہ زراعت کے لیے لازمی مال مویشی پالنے کے لیے چراگاہ، گھریلو ایندھن کی ضروریات کے لیے لکڑی کی ضرورت ہوتی ہے اس لیے جہاں تک ممکن ہو گاؤں والے اپنی زمینوں کا استعمال اس طرح کرتے ہیں کہ ان ضروریات کے لیے گنجائش نکل سکے۔ بعض علاقوں میں قدرتی جنگلات اور چراگاہ کے بڑے رقبے موجود ہوتے ہیں جن کو زرعی زمینوں کے علاوہ مختلف معاشی ضرورتوں کے لیے استعمال کرتے ہیں چونکہ زرعی زمینیں لوگوں کا اہم اثاثہ ہوتی ہیں اس لیے کاشت کاروں کو ہر وقت یہ فکر لاحق رہتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح زرخیز زمینوں کی حفاظت کی جا سکے۔ اس لیے عموماً گھروں کو ان جگہوں پر تعمیر کرتے ہیں جو کم زرخیز ہوں۔

زراعت کی سرگرمی

ماہی گیروں کے دیہات عام طور پر دریاؤں اور جھیلوں کے کنارے ہوتے ہیں۔ ان لوگوں کی معیشت کا انحصار چونکہ ماہی گیری پر ہوتا ہے اس لیے ایسے کئی لوگ دریاؤں اور جھیلوں کے کناروں پر بنی ہوئی جھونپڑیوں یا کشتیوں میں رہتے ہیں۔ بنگلہ دیش میں اس قسم کی بستیاں عام ہیں۔ اسی طرح پاکستان میں منچھر جھیل کے ساتھ اس قسم کی بستیاں ہیں۔ اسی طرح کان کنی اور جنگل بانی سے وابستہ لوگ اپنے متعلقہ معاشی وسائل کے مطابق اپنی بستیوں کو فروغ دیتے ہیں۔

شہری بستیوں کا فنکشن یا کام (Function of Urban Settlements)

معاشی افعال کے اعتبار سے شہروں کی درج ذیل قسمیں ہیں۔ شہر اور گاؤں کا ایک عمومی خاکہ ذہن میں یہ ابھرتا ہے کہ گاؤں چھوٹا اور شہر بڑا ہوتا ہے۔ شہر میں صنعت وحرفت، تجارت، دفاتر (ملازمت) اور تعلیمی اِدارے ہوتے ہیں۔ اِس کے علاوہ تفریحی مراکز ہوتے ہیں اور روزگار بآسانی دستیاب ہوتا ہے۔ ثانوی اور ثلاثی معاشی سرگرمیوں کے مراکز ہوتے ہیں۔ زندگی پُر آسائش اور آرام دہ ہوتی ہے۔

تعلیمی ادارہ

شہر کے برعکس گاؤں چھوٹے، آبادی کم اور روزگار محدود اور ابتدائی معاشی سرگرمی کاشت کاری اور گلّہ بانی کے مرکز ہوتے ہیں۔آمدنی محدود اور زندگی مشکل ہوتی ہے۔تعلیمی اور طبّی سہولتیں محدود ہوتی ہیں۔دراصل شہر اور گاؤں میں بنیادی فرق آبادی اور معاشی سرگرمی (معاشی عوامل) کی وجہ سے ہوتا ہے۔آبادی کی بنیاد پر گاؤں اور شہر کے درمیان تعین کرنا بہت مشکل کام ہے کیونکہ دُنیا کے ہر ملک میں آبادی کی حد مختلف ہے۔

پاکستان میں مردم شماری کے ادارے (Pakistan Bureau of Statistics) کے مطابق ہر اُس بستی کو شہر (Urban) کا درجہ دیا گیا ہے جس کی آبادی پانچ ہزار افراد سے زیادہ ہو اور معاشی سرگرمی سے منسلک لوگوں کی اکثریت ثانوی اور ثلاثی سرگرمیوں سے ہو۔ یہاں بلدیہ (Municipality)، ٹاؤن کمیٹی اور چھاؤنی موجود ہو ایسی آبادی شہر (Urban) کہلائے گی۔تاہم ابھی تک شہر کی واضح تعریف بیان نہیں کی گئی۔ماہرین کے مطابق معاشی عوامل ہی شہر اور گاؤں کی تفریق میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔

گاؤں کی معیشت کا انحصار ابتدائی معاشی سرگرمیوں یعنی زراعت، گلّہ بانی، ماہی گیری، پولٹری فارمنگ اور کان کنی پر ہوتا ہے۔ جب کہ شہر کی معیشت کا انحصار ثانوی سرگرمیوں (صنعت) اور ثلاثی سرگرمیوں (تجارت، ملازمت، تعلیم، انتظامی اُمور اور ذرائع نقل و حمل) پر ہوتا ہے۔شہر عموماً باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت آباد کیے جاتے ہیں جن میں گھروں، تجارت، انتظامی امور، تعلیمی اداروں، منڈی اور نقل و حمل کے لیے جگہوں کو مخصوص رکھا جاتا ہے۔

کشادہ سڑکوں، کھیل کے میدانوں اور تفریحی مراکز کے لیے آبادی میں قطعاتِ اراضی خالی چھوڑے جاتے ہیں۔طبّی سہولتوں کی فراہمی کو بھی ترجیح دی جاتی ہے۔شہری آبادیوں کے قریب صنعتی علاقوں کو پانی، بجلی، گیس، سڑکیں اور دیگر سہولتوں سے مزین کر کے صنعتوں کو فروغ دیا جاتا ہے۔

شہری سیکٹرز کے مختلف ماڈلز (Different Models of Urban Cities)

دُنیا میں چونکہ شہر باقاعدہ منصوبہ بندی سے آباد کیے جاتے ہیں اور شہروں کی مخصوص خصوصیات، تجارت، منڈی، تعلیم، انتظامی اُمور، رہائشی علاقے، ٹرانسپورٹ صنعتی علاقے اور تفریح گاہیں وغیرہ ہیں۔لہٰذا شہروں کی آبادکاری کی منصوبہ بندی کے وقت شہر کو مختلف سیکٹرز میں تقسیم کر دیا جاتا ہے اور اِس منصوبہ بندی میں ذرائعِ نقل و حمل کو خصوصی اہمیت حاصل ہوتی ہے تاکہ دفتری اوقات میں مشکلات درپیش نہ آئیں۔

1-شہری ساخت کا ہم مرکز دائروں والا ماڈل (Concentric Zone Model of Urban Structure)

شہری ساخت کے ہم مرکز دائروں والے ماڈل میں شہری کا وسطی علاقہ تجارتی مرکز ہوتا ہے اور اس کے گرد دائروں کی شکل میں تھوک فروشی و چھوٹی صنعتوں کا علاقہ، نچلے طبقے کے رہائشی علاقے، متوسط طبقے کے رہائشی علاقے اور شہر کے گردونواح کا علاقہ شہر کا علاقہ ہوتا

ہے۔جس میں جدید رہائشی آبادیاں ہوتی ہیں جو جدید عمارتوں سے آراستہ ہوتی ہیں۔تفریحی پارک ،سینما گھر، تھیٹر،تعلیمی ادارے اس میں نمایاں نظر آتے ہیں۔اس کے بعد Sub-Urban علاقے بڑے صنعتی علاقے پھیلے ہوتے ہیں جن کے اردگرد زرعی علاقہ پھیلا ہوتا ہے۔یہاں ڈیری فارمز، پولٹری فارمز،باغات اور سبزی فارمز ہوتے ہیں۔یہ ماڈل ایک ماہرعمرانیات Ernest Burgess نے 1920ء میں پیش کیا۔

1 وسطی تجارتی مرکز
2 تھوک فروشی وچھوٹی صنعتوں کا علاقہ
3 نچلے طبقے کے رہائشی علاقے
4 متوسط طبقے کے رہائشی علاقے
5 انواحِ شہر

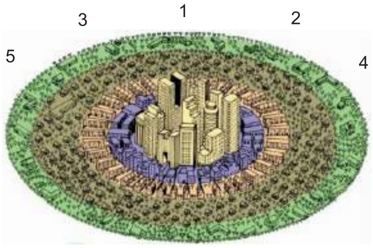

2-شہری ساخت کا سیکٹر ماڈل (Sector Model of Urban Structure)

شہری ساخت کے اس ماڈل میں تجارتی وسطی علاقے کے گرد شہر سیکٹرز کی شکل میں پھیلا ہوا ہوتا ہے۔تجارتی علاقے کے گرد مہنگے رہائشی (کرائے کے لیے کمرشل) علاقے، درمیانے رہائشی علاقے (کم کرائے والے)، انتہائی کم کرائے والے رہائشی علاقے،تعلیمی اورتفریحی مقاصد کے لیے مخصوص علاقے ، ذرائع نقل وحمل کے لیے مخصوص علاقے،صنعتی علاقے میں پھیلے ہوتے ہیں۔اس شہری ماڈل کے وسطی تجارتی مرکز کے گرد شہر مختلف سیکٹرز میں تقسیم نظر آتا ہے۔یہ ماڈل Homer Hoyt نے 1930ء میں پیش کیا۔

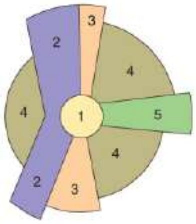

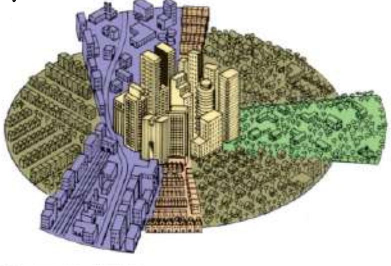

1 وسطی تجارتی مرکز
2 تھوک فروشی وچھوٹی صنعتوں کا علاقہ
3 نچلے طبقے کے رہائشی علاقے
4 متوسط طبقے کے رہائشی علاقے
5 انواحِ شہر

3- کثیرمرکزی شہری ساخت کا ماڈل (Multiple Nuclei Model of Urban Structure)

کثیر مرکزی شہری ساخت کے اس ماڈل میں مرکزی علاقہ دوسرے ماڈلز کی طرح تجارتی علاقہ ہی ہوتا ہے۔لیکن اس کے اِردگرد تھوک فروشی، چھوٹی صنعتیں، سستے رہائشی علاقے، درمیانے رہائشی علاقے اور مہنگے رہائشی علاقے ، بڑی صنعتوں کا علاقہ اور اس کے ملحقہ تجارتی علاقہ اور اس کے بعد نیم شہری رہائشی علاقہ (Residential Suburb) اور نیم شہری صنعتی علاقہ (Industrial Suburb) ہوتا ہے۔اس ماڈل میں نہ تو سیکٹر ہوتے ہیں اور نہ ہی یہ ہم مرکز دائروں کی شکل میں تقسیم ہوتا ہے۔اس کی تقسیم میں کئی مرکزی علاقے جنم لیتے ہیں۔اس طرح مرکزی تجارتی علاقے میں آمدورفت کا دباؤ کم رہتا ہے۔یہ ماڈل 1940ء میں Chauncy Harris اور Edward Ullman نے پیش کیا۔

شہری منصوبہ بندی کے ماہرین کے تیار کردہ مندرجہ بالا تینوں ماڈل کسی نہ کسی شکل میں دُنیا میں رائج ہیں لیکن شہری آبادکاری میں بہت سارے دیگر عوامل جن میں زمین کے طبعی خدوخال، آب وہوا، سطح سمندر سے بلندی اور مذہب وثقافتی عوامل اثرانداز ہوتے ہیں۔سمندر کے ساحلی علاقے اور پہاڑی علاقے میں تمام شہری ماڈل اسی طرح نہیں رائج کیے جاسکتے۔

دُنیا میں تیز رفتار ترقی کے باعث لوگوں کا دیہاتی علاقوں سے بہت تیزی سے شہروں میں آباد ہونا شہری ساخت پر نمایاں اثرات مرتب کر رہا ہے۔ جون 2021ء کی آبادی کے اعداد وشمار کے مطابق 56 فی صد افراد اس وقت شہروں میں آباد ہیں۔ اس تناسب میں براعظمی اور ترقی یافتہ اور پس ماندہ ممالک کے درمیان تفاوت بہت نمایاں ہے۔مثلاً براعظم جنوبی امریکا کی 84فی صد آبادی شہروں میں آباد ہے جب کہ براعظم افریقہ میں شہری آبادی کا تناسب صرف 43فی صد ہے۔اس طرح دُنیا کے انتہائی ترقی یافتہ ممالک میں شہری آبادی کا تناسب 79فی صد اور انتہائی پس ماندہ ممالک میں شہری آبادی کا تناسب صرف 34فی صد ہے۔

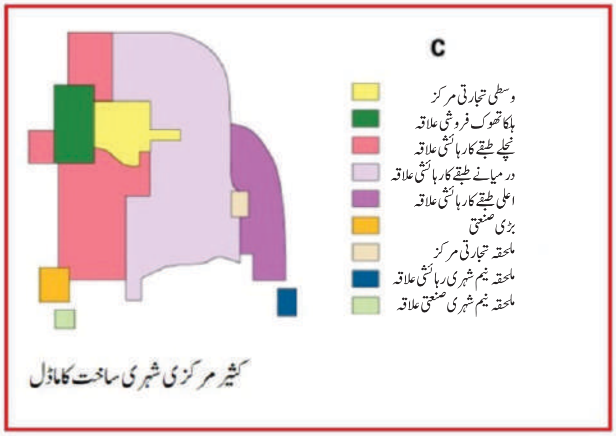

کثیر مرکزی شہری ساخت کا ماڈل

دُنیا میں صنعتی پھیلاؤ اور کثیر آبادی والے شہروں کے باعث فضائی، زمینی اور پانی کی آلودگی جیسے مسائل بہت تیزی سے جنم لے رہے ہیں۔ بڑے شہروں کی آبادی اب لاکھوں میں نہیں بلکہ کروڑوں افراد پر مشتمل ہے۔

دیہی اور شہری بستیوں کے مسائل

(Problems of Rural and Urban Settlements)

دیہی آبادیوں کے مسائل (Problems of Rural Settlements)

دیہی بستیوں کے مسائل یہ ہیں۔

تعلیم اور صحت کے مسائل (Problems of Health and Education)

دُنیا کے بیشتر ممالک میں صحت اور تعلیم کی بنیادی سہولیات تو کسی نہ کسی شکل میں دستیاب ہیں لیکن اعلیٰ تعلیم اور صحت کی جدید سہولتیں بالکل ناپید ہیں۔لہٰذا لوگوں کو اِن سہولتوں کے لیے شہروں کا رخ کرنا پڑتا ہے جو ایک بڑا معاشی بوجھ ہے، جسے غربت کے باعث اکثر لوگ برداشت (Afford) نہیں کرسکتے، لہٰذا شرح خواندگی بہت کم اور صحت کا معیار پست ہے۔

توانائی اور آمدورفت کے مسائل (Problems of Energy and Transport)

دُنیا کے اکثر ترقی پذیر ممالک میں پانی، بجلی، گیس، ٹرانسپورٹ اور ٹیلی فون کی سہولت میسر نہیں ہے۔لہٰذا اِن سہولتوں کے فقدان کے باعث ترقی کی رفتار انتہائی سست ہے۔ اکثر لوگ غربت کی سطح سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ خاص طور پر پس ماندہ ممالک میں یہ صورتِ حال انتہائی گھمبیر ہے۔

صفائی کے مسائل (Problems of Cleanliness)

صفائی کا انتظام (Sanitation) دیہاتی آبادیوں کا انتہائی اہم مسئلہ ہے۔ جس کی وجہ سے صحت کے مسائل جنم لیتے ہیں۔

بیروزگاری کے مسائل (Problems of Unemployment)

دیہاتی زرعی زمینیں آبادی بڑھنے اور وقت کے ساتھ تقسیم در تقسیم کے باعث فی کس آمدن اس قدر کم ہوگئی ہے جس سے گزارہ کرنا بہت مشکل ہو رہا ہے اور افرادی قوت غربت کے باعث شہروں کی طرف منتقل ہو رہی ہے۔ جس سے بہت سارے سماجی مسائل جنم لے رہے ہیں۔

بڑھتی ہوئی آبادی کے مسائل (Problems of Increasing Population)

دیہات میں شرح افزائش آبادی شہروں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ لہذا بڑے خاندان کو معاشی طور پر سپورٹ کرنا فرد واحد کے لیے بہت مشکل کام ہے۔

شہری آبادیوں کے مسائل (Problems of Urban Settlements)

دُنیا کی 56 فی صد آبادی شہروں میں رہائش پذیر ہے جس میں بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔ شہری آبادیوں کو بے شمار مسائل کا سامنا ہے جن میں قابلِ ذکر مندرجہ ذیل ہیں۔

بغیر منصوبہ بندی سے بنے شہر (Unplanned Cities)

شہروں میں اگرچہ لوگوں کے لیے روزگار، تعلیم، طبی سہولتوں اور تجارت کے لیے وسیع مواقع ہیں لیکن منصوبہ بندی کے بغیر شہروں کا پھیلاؤ بہت سارے مسائل کا باعث بن رہا ہے، جس میں رہائش، صاف پانی اور نکاسی آب وغیرہ شامل ہیں۔

رہائش کے مسائل (Problems of Residence)

دُنیا کے اکثر بڑے شہروں میں رہائش کے مسائل شہروں کی طرف تیز رفتار نقل مکانی کے باعث گھمبیر ہوتے جا رہے ہیں، جس کے باعث شہروں کے ساتھ کچی آبادیاں جنم لے رہی ہیں جو مختلف معاشی و معاشرتی مسائل کے علاوہ صفائی ستھرائی کے بنیادی مسائل پیدا کر رہی ہیں۔

توانائی کے مسائل (Problems of Energy)

شہروں کی بڑھتی ہوتی آبادی کے باعث پانی، بجلی، گیس کی عدم دستیابی کے بنیادی مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

برائے اساتذہ:

طلبہ کو سبز عمارتوں (Green buildings) کے تصور اور اہمیت سے روشناس کروائیں۔

سبز عمارت

جرائم میں اضافے جیسے مسائل (Problems of Increasing Crimes)

اگرچہ دیہات سے لوگ بہتر مستقبل کے لیے شہروں کی طرف ہجرت کرتے ہیں، لیکن ترقی پذیر اور پس ماندہ ممالک میں روزگار کے محدود وسائل کے باعث بے روزگاری جنم لے رہی ہے۔ لوگ منفی سرگرمیوں میں ملوث ہو رہے ہیں جس سے جرائم تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں!

Urban Heat Island سے کیا مراد ہے؟

تعلیم اور صحت کے مسائل (Problems of Health and Education)

شہروں میں تعلیم اور صحت کی سہولتیں اس تیزی سے نہیں بڑھائی جاسکتیں، جس تیزی سے آبادی بڑھ رہی ہے۔ لہٰذا غریب افراد کے لیے رہائش، تعلیم اور صحت وغیرہ کی سہولتیں ایک خواب بن کر رہ گئی ہیں کیونکہ شہروں میں یہ تمام سہولتیں بہت کم میسر ہیں۔ ہسپتالوں، سکول کو آبادے بڑھنے کے حساب سے نہیں بڑھایا جاسکا۔

ٹریفک کے مسائل (Problems of Traffic)

شہروں کی بڑھتی ہوئی آبادی کے لیے ٹرانسپورٹ کی سہولتیں ناکافی اور مہنگی ہونے کے باعث ان کی دستیابی عام افراد کے لیے بہت مشکل ہو چکی ہے۔

ماحولیاتی آلودگی کے مسائل (Problems of Environmental Pollution)

صنعتوں کے قیام، ٹرانسپورٹ اور تیل، کوئلہ وغیرہ کے بے تحاشا استعمال کے باعث فضائی آلودگی بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے جو انسانی صحت کے لیے انتہائی مضر ہے، جس میں دھواں، سموگ اور گرد و غبار قابلِ ذکر ہیں۔

وبائی امراض جیسے مسائل (Problems of Epidemic Diseases)

شہروں میں آبادی کی بہت زیادہ گنجانی کے باعث وبائی امراض کا پھیلاؤ اس قدر تیز ہو گیا ہے کہ صحت کے مسائل تیزی سے بڑھ رہے ہیں۔ موجودہ ڈیڑھ سال سے کورونا (Covid-19) کی بیماری کا پھیلاؤ شہروں میں گنجان آبادی کے باعث دیہات کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ خاص طور پر پاکستان کے بڑے شہروں جیسے لاہور، کراچی حیدرآباد اور راولپنڈی وغیرہ یہاں آبادی کی گنجانی بہت زیادہ ہے کورونا کی بیماری نے تشویش ناک شکل اختیار کر لی ہے جس پر حکومت قابو پانے کی کوشش کر رہی ہے۔

مہنگائی جیسے مسائل (Problem of Inflation)

موجودہ دور میں تیزی سے بڑھتی ہوئی مہنگائی بھی شہری آبادی کے لیے مشکلات کا سبب بنتی جا رہی ہے اور آبادی کا بڑا تناسب خطِ غربت سے نیچے زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ دیہاتی اور شہری آبادی کے بڑھتے ہوئے مسائل کا حل اس بات میں پوشیدہ ہے کہ دیہاتی علاقوں میں تعلیم، صحت، روزگار اور دوسری بنیادی سہولتوں کو فروغ دیا جائے تاکہ شہروں کی طرف تیز رفتار ہجرت (نقل مکانی) کو کنٹرول کیا جاسکے۔ شہروں کو بہتر منصوبہ بندی کے ذریعے بنیادی مسائل سے نکالنے کی کوشش ہنگامی بنیادوں پر کی جائیں تاکہ مسائل کو بڑھنے سے روکا

جا سکے یعنی (Sustainaible Cities) کے تصور کو اُجاگر کیا جائے جس میں لوگوں کے اندر یہ شعور پیدا کیا جائے کہ قدرتی ماحول کو نقصان پہنچائے بغیر ہم کس طرح شہری مسائل پر قابو پا سکتے ہیں۔

برائے اساتذہ:

بچوں کو شہری سیلاب (Urban Flooding) کے بارے میں بتائیں۔

دنیا کے اہم شہر (Important Cities of the World)

دنیا جس کی آبادی 7.7 ارب سے زیادہ ہے اور آدھی سے زیادہ آبادی شہروں میں آباد ہے۔ آیئے دنیا کے چند اہم اور بڑے شہروں پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

-1 کراچی (Karachi)

کراچی پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے۔ یہ پاکستان کے جنوب میں بحیرۂ عرب کے ساحل پر واقع ہے۔ یہ ایک بڑا تجارتی مرکز اور مشہور بندرگاہ ہے۔ پاکستان کی بیرون ملک تجارت زیادہ تر کراچی کے راستے ہی ہوتی ہے۔ بانیِ پاکستان قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ کراچی میں پیدا ہوئے اور ان کا مزار بھی وہیں ہے۔

-2 ممبئی (Mumbai)

ممبئی انڈیا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ یہ بھارت کے مغرب میں بحیرۂ عرب کے ساحل پر واقع ہے۔ یہ ایک تجارتی مرکز اور مشہور بندرگاہ ہے۔

-3 شنگھائی (Shanghai)

شنگھائی چین کا سب سے بڑا شہر ہے۔ یہ چین کے مشرق میں بحرالکاہل کے ساحل پر واقع ہے۔ یہ ایک مشہور صنعتی اور تجارتی مرکز اور مصروف بندرگاہ ہے۔

-4 ٹوکیو (Tokyo)

ٹوکیو جاپان کا سب سے بڑا شہر ہے۔ یہ جاپان کے مشرق میں بحرالکاہل کے ساحل کے نزدیک واقع ہے۔ ٹوکیو اور یوکوہاما ایک بہت بڑا صنعتی مرکز ہے۔ یوکوہاما ٹوکیو کے لیے بندرگاہ کا کام دیتا ہے۔ ٹوکیو جاپان کا دارالحکومت بھی ہے۔

5- نیویارک (New York)

یہ امریکا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ یہ امریکا کے مشرق میں بحر اوقیانوس کے ساحل پر واقع ہے۔ یہ ایک بڑا صنعتی اور تجارتی مرکز اور مصروف بندرگاہ ہے۔ امریکا کی آدھی سے زیادہ بین الاقوامی تجارت نیویارک کے راستے ہی ہوتی ہے۔

6- لندن (London)

لندن انگلینڈ کا سب سے بڑا شہر ہے۔ یہ انگلینڈ کے جنوب میں دریائے ٹیمز کے کنارے واقع ہے۔ یہ ایک مشہور صنعتی اور تجارتی مرکز ہے۔ لندن ایک اہم ریلوے جنکشن ہے اور لندن میں واقع ہیتھرو ائرپورٹ دنیا کے مصروف ترین ائرپورٹس میں سے ہے۔

7- مکہ (Makkah)

مکہ سعودی عرب کا ایک بڑا شہر ہے۔ یہ سعودی عرب کے مغرب میں واقع ہے۔ اس شہر میں خانہ کعبہ ہے، اس لیے یہ اسلامی دنیا کا مرکز ہے۔ ہر سال ساری دنیا سے لاکھوں کی تعداد میں مسلمان یہاں حج کے لیے آتے ہیں۔

دنیا کے بڑے شہر

اہم نکات

- ☆ انسانی بستیوں (Settlements) کا مطالعہ انسانی جغرافیہ میں مرکزی حیثیت کا حامل ہے
- ☆ زمین پر موجود تمام جاندار اپنی زندگی کی حفاظت اور نسل کی بقا کی خاطر اپنے گھر بناتے ہیں۔
- ☆ انسانی بستی کی بنیادی اکائی ایک گھر یا جھونپڑی (Hut) ہے، لہٰذا گھروں کے مجموعے کو بستی کہا جاتا ہے۔
- ☆ دیہی مجتمع یا مشترک مرکز والی بستیوں کو عرف عام میں گاؤں (village) کہتے ہیں۔
- ☆ ٹاؤن سے بڑی آبادی والی بستی کو سٹی (شہر) کا درجہ دیا جاتا ہے۔
- ☆ گاؤں کی معیشت کا انحصار ابتدائی معاشی سرگرمیوں یعنی زراعت، گلّہ بانی، ماہی گیری، پولٹری فارمنگ اور کان کنی پر ہوتا ہے۔
- ☆ موجودہ دور میں تیزی سے بڑھتی ہوئی مہنگائی بھی شہری آبادی کے لیے مشکلات کا سبب بنتی جا رہی ہے
- ☆ ایک مشہور صنعتی اور تجارتی مرکز اور مصروف بندرگاہ ہے۔
- ☆ مکہ شہر میں خانہ کعبہ ہے، اس لیے یہ اسلامی دنیا کا مرکز ہے۔

مشقی سوالات

1۔ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i- انسانوں کی قدیم بستیاں معرضِ وجود میں آئیں:

(دریاؤں کے ساتھ　　پہاڑوں کے ساتھ　　صحراؤں کے ساتھ　　سمندروں کے ساتھ)

ii- پاکستان میں شہر اقتدار ہے:

(فیصل آباد　　اسلام آباد　　راولپنڈی　　کراچی)

iii- کبیر البلاد کا تصور پیش کیا گیا:

(1960ء میں　　1970ء میں　　1980ء میں　　1990ء میں)

iv- دنیا کی کتنے فی صد آبادی شہروں میں رہتی ہے:

(46　　56　　66　　76)

v- جاپان کے مشہور شہر ٹوکیو کو دارالحکومت کی حیثیت حاصل ہوئی:

(1768ء میں　　1868ء میں　　1968ء میں　　2018ء)

2۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

i- بستیوں کی تعریف بیان کریں۔

ii- ہیملٹ (Hamlet) سے کیا مراد ہے؟

iii- ٹاؤن اور شہر میں کیا فرق ہوتا ہے؟

iv- لمبوتری بستیاں عام طور پر کہاں زیادہ پائی جاتی ہیں؟

v- دیہی بستیوں پہ کون سے عوامل اثر انداز ہوتے ہیں؟

vi- کثیر مرکزی شہری ساخت کے ماڈل سے کیا مراد ہے؟

3۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

i- بستیوں کا ارتقا اور اقسام تفصیل سے بیان کریں۔

ii دیہی اور شہری بستیوں کے مسائل بیان کریں۔

iii- دیہی بستیوں کی اقسام پر نوٹ لکھیں۔

iv- شہری بستیوں کی اقسام بیان کریں۔

v- بستیوں کے فنکشن پر تفصیلی بحث کریں۔